محمد حسین آزاد

پیدایش: ۱۸۳۰ء

وفات: ۱۹۱۰ء

تصانیف: نیر نگِ خیال، دربارِ اکبری، آبِ حیات، سخن دانِ فارس

خُوش طَبعی

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: ۱-ادبی و علمی تحریریں پڑھ کر خود بھی اس قسم کی تحریر لکھ سکیں۔ ۲-اخبارات ورسائل کے لیے کوئی نیوز اسٹوری، خط بہ نام مدیر یا کوئی مضمون (آرٹیکل) لکھ سکیں۔ ۳-روزمرہ زندگی کی ضرورتوں اور مسائل کے حوالے سے متعلقہ اداروں اور دفاتر کے نام درخواستیں وغیرہ تحریر کر سکیں۔ ۴-سفری روداد جمالیاتی وادبی لحاظ سے بیان کر سکیں۔

خُوش طبعی کی تعریف میں یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ وہ کیا شے ہے۔ البتہ یہ کہنا آسان ہے کہ وہ کیا شے نہیں ہے۔ میں اگر اس کی نسبت کچھ خیالات بیان کروں، تو افلاطون کی طرح کنائے اور اِستعارے سے بیان کروں اور ظرافت کو ایک شخص قرار دے کر اس سے وہ صفتیں منسوب کروں، جو کہ نسب نامۂ مندرجہ ذیل میں درج ہیں۔ یہ واضح ہو کہ سچ، خُوش طبعی کے خاندان کا بانی مَبانی ہے۔ اس گھرانے میں حسنِ ادب ایک نہایت معقول شخص تھا۔ اس کا بیٹا حُسنِ بیاں ہوا۔ اس نے اپنے ایک برابر کے خاندان میں شادی کی۔ اس کی دُلھن کا نام خندہ جبیں تھا کہ آٹھ پہر ہنستی ہی رہتی تھی۔ چناں چہ ان کے گھر میں میاں خُوش طبع پیدا ہوئے۔ چُوں کہ خُوش طبع سارے خاندان کا لُبِّ لباب تھا اور بالکل مختلف طبیعت کے والدین سے پیدا ہوا تھا، اس لیے اس کی طبیعت بُوقلمُوں اور گونا گوں تھی۔ کبھی تو نہایت سنجیدہ اور معقول وضع اختیار کر لیتا تھا اور کبھی رنگین بانکا بن جاتا تھا۔ کبھی ایسا بن کر نکلتا گویا قاضی القضات یا شیخُ الاسلام چلے آتے ہیں اور کبھی ایسے مسخرے بن جاتے ہیں کہ بھانڈوں کو بھی طاق پر بٹھاتے۔ لیکن چُوں کہ ماں کے دُودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے، اس لیے کسی حالت میں ہو، اہلِ محفل کو ہنسائے بغیر نہ رہتا تھا۔ اسی کے ہم سائے میں ایک مکر باز جعل ساز بھی رہتا تھا کہ اس نے بھی خُوش طبع اپنا نام رکھ لیا تھا اور لوگ بھی اس بدذات کو اسی کا قائم مقام سمجھتے تھے۔ پس اس خیال سے کہ نیک مرد، ناواقف اس کے دھوکے میں نہ آئیں، اگر کبھی ایسے شخص سے ملیں تو اس کی اصل نسل کو اچھی طرح سمجھ لیں اور غور سے دیکھیں کہ دُور نزدیک کچھ رشتہ اس کا سچ کے قبیلے سے جا ملتا ہے یا نہیں اور حقیقت میں وہ حُسنِ ادب کے گھرانے سے پیدا ہوا ہے یا کسی اور سے۔ اگر یہ نہ ہو تو وہی جَعَل ساز بہروپیا سمجھیں۔

ایک پہچان اس کی یہ بھی ہے کہ جب وہ کسی محفل میں بیٹھا ہوتا ہے، تو اسی کے قہقہے کان میں آتے ہیں اور گرد اس کے متین اور معقول لوگ خاموش بیٹھے نظر آتے ہیں اور جب ظرافتِ اصلی محفل آرا ہوتی ہے تو آپ کمال سنجیدگی سے بیٹھی ہوتی ہے، گرد اُس کے سب ہنستے ہیں۔ بلکہ اتنی بات اور بھی کہتا ہوں کہ اگر اس کے خاندان میں خُوش طبعی یا خندہ جبینی یا خُوش بیانی، کسی کی بُو نہ آئے، تو اسے بھی وہی جعل ساز بہروپیا سمجھنا چاہیے۔

جس بہروپیے بھانڈ کا میں نے ذکر کیا، وہ اصل میں جُھوٹ کی اولاد سے ہے اور جُھوٹ حقیقت میں زَٹل کا باپ تھا۔ زَٹل سے ایک بیٹا پیدا ہوا کہ اس کا نام سڑی مستان تھا۔ اسی طرح حماقت ایک پُھوڑ عورت تھی اور اس کی ایک بیٹی تھی، جسے مسخرن دِوانی کہتے تھے۔ اس سے سڑی مستان نے شادی کی۔ ان دونوں سے عجب طُرفہ معجون بچّہ پیدا ہوا جسے تم بہروپیا بھانڈ سمجھتے ہو۔ بعض اشخاص کو بعض اوقات اس کے کلام میں بھی خُوش طبعی یا خُوش بیانی کی بُو آتی ہے، مگر وہ حقیقت میں ظرافتِ بداصل ہے۔

میں اس استعارے کو زیادہ تفصیل دیتا اور ظرافتِ بداَصل یعنی بہروپیے بھانڈ کی اولاد جو ریگ بیاباں سے بھی زیادہ ہے، سب کا حال نام بہ نام بیان کرتا، خصوصًا ان لڑکے لڑکیوں کا کچھ حال لکھتا جن سے ملکِ وجود میں اس نے اپنی ناپاک نسل پھیلائی ہے، مگر اس سے جابہ جا حسد کی آگ بھڑک اٹھتی، اس لیے جی نہیں چاہتا۔ پھر بھی اتنا ضرور کہوں گا کہ ظرافتِ اصلی اور ظرافتِ نقلی میں اتناہی فرق ہے، جتنا آدمی اور بندر میں۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ اسے بندر کی طرح جُھوٹ موٹ کی دغا بازیاں اور ویسے ہی نقلیں کرنے کی عادت ہے۔ دوسرے، اس قسم کے کام کرکے نہایت خُوش ہوتا ہے بلکہ دونوں باتیں اسے یک ساں ہیں۔ خواہ خلعَت پہنادے، خواہ رُسوا کردے۔ ابھی ایک شخص کو باعظمت واحترام بنادے، ابھی چٹکیوں میں اُڑا دے۔ کسی کی نافہمی وبدعقلی دکھادے، کسی کی دانش ودانائی سُنادے۔ ابھی دولت ونعمت کی مسند پر بٹھادے، ابھی کنگال فقیر بنادے۔ سبب اس کا یہ ہے کہ جُھوٹ کی تھیلی ہر وقت بھری ہے، کبھی خالی نہیں ہوتی۔ تیسرے، ایسا کم بخت ہے کہ جو ہاتھ اسے رزق دیتا ہے، اسی کو کاٹ کھاتا ہے اور دوست، دشمن دونوں کی برابر خاک اُڑاتا ہے۔ سبب اس کا یہ ہے کہ انسانیت سے خارج ہے، اس لیے خُوش طبعی کیے جاتا ہے۔ جیسی ہو سکے اور جہاں ہو سکے، نہ یہ کہ جیسی ہونی چاہیے اور جہاں ہونی چاہیے۔ چوتھے، چوں کہ عقل سے بالکل محروم ہے، اس واسطے اخلاق یا صلاحیت کی نصیحت پر ذرا کان نہیں دھرتا۔ پانچویں، چوں کہ ہنسی چُہل کے سوا اور کسی قابل نہیں اور ہر شخص پر فوقیت کی ہَوَس رکھتا ہے، اس لیے اس کا تمسخر ہمیشہ ذاتی ہے یعنی کسی صاحبِ معاملہ یا صاحبِ تصنیف کی ذات سے منسوب ہوتا ہے، نہ کہ فقط اس کی بُرائی یا اس کی تصنیف سے۔

(ماخوذ از: نیرنگِ خیال)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) محمد حسین آزادؔ نے ظرافت کو ایک شخص کیوں قرار دیا ہے؟

(ب) خوش طبعی کے خاندان کا بانی کون ہے؟

(ج) ''خوش طبع'' کیوں اہلِ محفل کو ہنسائے بغیر نہ رہتا تھا؟

(د) آپ کے خیال میں اصل خوش طبعی کی پہچان کیا ہے؟

(ہ) مصنف نے ''خوش طبع'' کی کیا خصوصیات بیان کی ہیں؟

(و) ظرافتِ اصلی اور ظرافتِ نقلی میں فرق کی وضاحت کیجیے۔

سوال ۲: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- سبق ''خوش طبعی'' میں اس فلسفی کا ذکر کیا گیا ہے:

(الف) سقراط (ب) بقراط

(ج) افلاطون (د) ارسطو

۲- اس گھرانے میں ایک نہایت معقول شخص تھا:

(الف) حُسنِ ادب (ب) حُسنِ بیان

(ج) حُسنِ اخلاق (د) حُسنِ خیال

۳- حسن بیان کی دُلھن کا نام تھا:

(الف) خندہ جبیں (ب) خندہ رُو

(ج) خندہ لَب (د) خندہ چہرہ

۴- محاورہ "خاک اُڑانا" کا مطلب ہے:

(الف) گرد اڑانا (ب) دولت لُٹانا

(ج) بدنام کرنا (د) غلط لوگوں میں بیٹھنا

۵- مصنف کے نزدیک خوش طبعی اور خوش بیانی علامت ہے:

(الف) جعل سازی میں کام یابی کی (ب) خاندانی عظمت کی

(ج) فرد کی اعلیٰ نسبی کی (د) بہروپیے کو پہچاننے کی

سوال ۳: محفل میں خُوش طبع کی موجودی کو مصنف نے کس طرح بیان کیا ہے؟

سوال ۴: اس سبق کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

سوال ۵: چند خوش طبع دوستوں کی معیت میں کیے گئے سفر کی رُوداد تحریر کیجیے۔

سوال ۶: شہری مسائل کے حوالے سے متعلقہ حکام کے نام درخواست تحریر کیجیے۔

سوال ۷: درج ذیل اقتباسات کی تشریح بہ حوالہ سیاق وسباق کیجیے:

(الف) ''چوں کہ خُوش طبع سارے خاندان کا لُبِّ لُباب تھا اور بالکل مختلف طبیعت کے والدین سے پیدا ہوا تھا، اس لیے اس کی طبیعت بوقلموں اور گوناگوں تھی۔''

(ب) ''ایک پہچان اس کی یہ بھی ہے کہ جب وہ کسی محفل میں بیٹھا ہوتا ہے، تو اسی کے قہقہے کان میں آتے ہیں اور گرد اس کے متین اور معقول لوگ خاموش بیٹھے نظر آتے ہیں۔''

(ج) ''ایسا کم بخت ہے کہ جو ہاتھ اسے رزق دیتا ہے، اسی کو کاٹ کھاتا ہے۔ اور دوست دشمن دونوں کی برابر خاک اُڑاتا ہے۔ سبب اس کا یہ ہے کہ انسانیت سے خارج ہے، اس لیے خُوش طبع کیے جاتا ہے۔''

-------- × --------

☆ تمثیل سے مراد ایسی تحریر ہے جس میں تشبیہ واستعارے سے کام لیا جاتا ہو اور جہاں تخیلاتی اور تصوراتی کرداروں کے ذریعے روز مرّہ کے مسائلِ حیات اور انسان کے عقائد و تجربات کا بیان کیا گیا ہو۔ عموماً اسے کسی خاص روحانی یا اخلاقی مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس میں اکثر غیر فطری اور غیر عقلی اشیا کو جان دار بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور ان باتوں کے ذریعے انسان کی اخلاقی و جذباتی اصلاح و تزکیہ کیا جاتا ہے۔

☆تفصیلیہ (COLON DASH) (:-)

یہ علامت کسی طویل اقتباس کو یا کسی فہرست کو پیش کرتے وقت لاتے ہیں۔ مثلاً: عربی مہینوں کے نام یہ ہیں:-
محرم، صفر، ربیع الاول....

سرگرمیاں

۱- طلبہ کسی اخبار یا جریدے میں اشاعت کی غرض سے کوئی نیوز اسٹوری، مضمون یا مدیر کے نام خط تحریر کریں گے۔
۲- طلبہ اپنے ذوق کے مطابق ادبی و علمی تحریریں تلاش کر کے اُن کا مطالعہ کریں گے۔
۳- اپنے مطالعے کی روشنی میں طلبہ خود بھی کوئی علمی وادبی مضمون لکھ کر کمرۂ جماعت میں پیش کریں گے۔

برائے اساتذہ

۱- لکھنے کے حوالے سے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔
۲- قابلِ مطالعہ علمی وادبی تحریروں کی نشان دہی کیجیے تاکہ طلبہ اہم اور غیر اہم کتب و جرائد کی پہچان کر سکیں۔